تاریخ: 20 اپریل 2014

انتخابی تشہیر کی ڈائری 20-04-2014

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

لوک پال کے تقرر کا تنازعہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ یو پی اے حکومت لوک پال قانون کے تحت قانون بنائے۔ پہلے نظریے سے یہ قانون دستور کے برعکس ہے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس سے پہلے ہی عدالت عظمیٰ کے سامنے چیلنج کیا جا چکا ہے۔

انتخابات کا اعلان ہونے سے قبل، یو پی اے حکومت نے لوک پال کے چیئرمین اور اس کے ممبران کا جلد بازی میں تقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ جلد بازی میں ایک تحقیقی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ پرسونل محکمہ نے تحقیقاتی کمیٹی کے اختیارات سلب کر لیے اور لوگوں کی ایک چھوٹی سی فہرست تیار کر لی جس میں تقرر ہونا تھا۔ تحقیقاتی کمیٹی نے کچھ نامی ممبران سمیت سبھی لوگ اس کے لیے اپنائے گئے عمل سے ناخوش تھے۔ دو معزز ممبران پھلی ایس ناری من اور جسٹس کے ٹی تھامس نے اسی وجہ سے تحقیقاتی کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا۔

آج پورے کورم (مخصوص تعداد) کے ساتھ کوئی تحقیقاتی کمیٹی نہیں ہے۔ تحقیقاتی کمیٹی تشکیل ہونے کے بعد، وہ ان سبھی لوگوں کے ناموں کی جانچ کرے گی۔ جن کے تقرر کے لیے سفارش کی گئی ہے۔ اس کے بعد تحقیقاتی کمیٹی اس کی تصدیق کرے گی اور اسے صدر جمہوریہ کے پاس بھیجے گی۔

ملک بھر میں آدھے سے زیادہ انتخابات ہو چکے ہیں۔ انتخابی نتائج کا اعلان ہونے اور نئی حکومت کے قیام میں 26 دن باقی رہ گئے ہیں۔ کیا یو پی اے کے لیے یہ مناسب ہوگا کہ وہ اپنی یقینی روانگی سے قبل لوک پال کا تقرر میں جلد بازی کرے؟ یقینی طور پر نہیں۔

اگر یو پی اے اس حالت میں تقرر کے پیچھے بھاگتی ہے تو یہ سیاسی طور سے بے حیائی سے بھرپور کام اور ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ہوگی جو کہ مناسب نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ عمل قانونی طور پر شک کے دائرے میں ہے۔ اس طرح کی جلد بازی میں لوک پال کے قیام سے پہلے ہی اس کے اعتماد کو ختم کر دے گی۔ اس عمل کو فوری طور پر روک جانا چاہیے۔ وزیر اعظم کے دفتر کی اس کوشش کو کامیاب ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ تحقیقاتی کمیٹی کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے سلیکشن کمیٹی کی میٹنگ بلائے۔

ڈاکٹر منموہن سنگھ اب سبکدوشی کے قریب ہیں۔ انھیں سنجیدگی سے اس بارے میں غور کرنا چاہیے کہ اگر حکومت کی یقینی طور پر روانگی سے قبل لوک پال کی تشکیل کے لیے اس طرح کی جلد بازی کی گئی تو انھیں صرف ایسے وزیر اعظم کے طور پر یاد کیا جائے گا جنھوں نے پارٹی کی قیادت کے حکم پر اداروں کو تباہ کیا۔ اگر وہ پھر بھی جلد بازی کرنا چاہتے ہیں تو ہندوستان کا جمہوری نظام اتنا مضبوط ہے کہ انھیں کامیاب ہونے کی اجازت نہیں دے گا۔ وزیر اعظم کے پاس بچا ہوئے اعتماد کے علاوہ کھونے کے لیے کچھ اور نہیں بچا ہے۔